

قادیانی
اور دوسرے
غیر مسلموں میں فرق

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید نور اللہ مرقدہ

سلسلہ نمبر 7


5877456 مرکز سراجیہ (ٹرسٹ)

www.endofprophethood.com
markazsirajia@hotmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارے بہت سے بھائیوں اور بہنوں کے ذہن میں ایک سوال کانٹا بنا ہوا ہے کہ قادیانیوں اور دوسرے غیر مسلموں میں کیا فرق ہے؟ اور اس فرقے میں ایسی کونسی بات ہے، جس کی وجہ سے قادیانیوں کو دوسرے غیر مسلموں سے زیادہ برا قرار دیا جاتا ہے؟ اور دوسرے غیر مسلموں سے میل ملاپ اور ضروری تعلقات اور کاروبار کی اجازت ہے مگر قادیانیوں کے ساتھ ایسی کوئی اجازت نہیں ہے؟ دنیا میں قادیانیوں کے علاوہ اور بھی بہت سے غیر مسلم ہیں جیسے یہودی ہیں، عیسائی ہیں، ہندو ہیں، سکھ ہیں، فلاں ہیں فلاں ہیں......لیکن آخر یہ کیا بات ہے کہ قادیانیوں کا مقابلہ کرنے کے کیلئے عالمی سطح پر ایک مستقل تنظیم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور بہت سے چھوٹے ادارے موجود ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے یہ فرض اپنے ذمہ لے رکھا ہے کہ جہاں جہاں قادیانی پہنچے ہیں یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد اور اپنے مسلمان بھائیوں کے تعاون کے ساتھ وہاں پہنچتے ہیں اور قادیانیوں کو بے نقاب کرتے ہیں، کسی اور کافر فرقہ کے مقابلے میں ایسی مستقل اور عالمی تنظیم موجود نہیں۔ تو آخر کیا بات ہے کہ امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اور پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ تک اور شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ سے لیکر حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی تک سب بزرگوں نے قادیانی کفر کو اتنی اہمیت دی اور قادیانیوں کا تعاقب کیا ہے۔ سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ قادیانیوں میں اور دوسرے غیر مسلموں میں کیا فرق ہے؟

قادیانی اور دوسرے غیر مسلموں میں فرق ہے اسی فرق کی بنا پر دوسرے غیر مسلموں کے ساتھ میل ملاپ اور ضروری تعلقات کی اجازت ہے اور قادیانیوں کے ساتھ ایسے کسی تعلق کی اجازت نہیں ہے۔ قادیانی مرتد اور زندیق ہیں، مرتد وہ ہوتا ہے جو اسلام کو ترک کر کے کوئی اور مذہب اختیار کرلے اور زندیق وہ ہوتا ہے جو اپنے کفریہ عقائد کو اسلام کا نام دے، لہذا یہ لوگ اسلام کے باغی ہیں، اور جس طرح کسی ملک کا باغی کسی رو رعایت کا مستحق نہیں ہوتا بلکہ جو لوگ ان لوگوں کے ساتھ میل جول رکھیں وہ بھی قابل گرفت ہوتے ہیں، ٹھیک اسی طرح چونکہ قادیانی بھی زندیق اور مرتد ہیں تو اسلامی تعلیمات کے رو سے کسی رورعایت اور میل ملاپ کے مستحق نہیں، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود و نصاریٰ کے ساتھ تعلق رکھا اور معاہدہ بھی کیا، مگر مدعیان نبوت (اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب) کے ساتھ نہ صرف تعلقات کو ناجائز قرار دیا، بلکہ حضرت فیروز

دیلمی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ اسود عنسی کا کام تمام کرایا اور مسیلمہ کذاب کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ٹھکانے لگایا۔ اس لئے کہ دوسرے کافر اپنے کفر کا اعتراف کرتے ہیں اور اپنے آپ کو غیر مسلم اور مسلمانوں سے الگ قرار دیتے ہیں، جبکہ قادیانی عقائد پر ملمع سازی کر کے مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں اور ان ہر دو کا ایک مثال سے پیش کرتا ہوں۔ سب کو مسئلہ معلوم ہے کہ شریعت میں شراب ممنوع ہے۔ شراب کا پینا، اس کا بنانا، اس کا بیچنا تینوں حرام ہیں اور یہ بھی معلوم ہیں کہ شریعت میں خنزیر حرام اور نجس العین ہے۔ اس کا گوشت فروخت کرنا، لینا دینا، کھانا پینا قطعی حرام ہے۔ اب ایک آدمی وہ ہے جو شراب فروخت کرتا ہے یہ بھی مجرم ہے، اور ایک دوسرا آدمی ہے جو شراب فروخت کرتا ہے اور مزید ستم یہ کرتا ہے کہ شراب پر زمزم کا لیبل چپکا تا ہے یعنی شراب بیچتا ہے اس کو زمزم کہہ کر، مجرم دونوں ہیں لیکن ان دونوں مجرموں کے درمیان کیا فرق ہے؟ وہ آپ خوب سمجھتے ہیں۔ اسی طرح آدمی خنزیر فروخت کرتا ہے مگر اس کو خنزیر کہہ کر فروخت کرتا ہے۔ وہ صاف صاف کہتا ہے کہ یہ خنزیر کا گوشت ہے جس کو لینا ہے لے جائے اور جو نہیں لینا چاہتا وہ نہ لے۔ یہ شخص بھی خنزیر بیچنے کا مجرم ہے لیکن اس کے مقابلے میں ایک اور شخص ہے جو خنزیر اور کتے کا گوشت فروخت کرتا ہے بکری کا گوشت کہہ کر۔ مجرم وہ بھی ہے اور مجرم یہ بھی۔ دونوں مجرم ہیں لیکن ان دونوں کے جرم کی نوعیت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک حرام کو بیچتا ہے۔ اس حرام کے نام سے، جس کے نام سے بھی مسلمان کو گھن آتی ہے اور دوسرا اسی حرام کو بیچتا ہے۔ حلال کے نام سے، جس سے ہر شخص کو دھوکہ ہو سکتا ہے اور وہ اس کے ہاتھ سے خنزیر کا گوشت خرید کر اور اسے حلال اور پاک سمجھ کر کھا سکتا ہے۔ بس جو فرق خنزیر کو خنزیر کہہ کر بیچنے والے کے درمیان اور خنزیر کو بکری یا دنبہ کہہ کر بیچنے والے کے درمیان ہے۔ ٹھیک وہی فرق یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں، سکھوں کے درمیان اور قادیانیوں کے درمیان ہے۔

کفر ہر حال میں کفر ہے۔ اسلام کی ضد ہے لیکن دنیا کے دوسرے کافر اپنے کفر پر اسلام کا لیبل نہیں چپکاتے اور لوگوں کے سامنے اپنے کفر کو اسلام کے نام سے پیش نہیں کرتے مگر قادیانی اپنے کفر پر اسلام کا لیبل چپکاتے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ یہ اسلام ہے۔

کفر کی قسمیں

اب علمی انداز میں اس بات کو سمجھاتا ہوں، کفر کی بہت سی قسمیں ہیں مگر کفر کی تین قسمیں بالکل ظاہر ہیں۔

(1) مطلق کافر:

کافروہ ہے جو ظاہرو باطن سے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہو یا اعلانیہ کفر کا مرتکب ہو۔اس قسم کے کافر کو مطلق (کھلا) کافر کہتے ہیں۔اس میں یہودی، عیسائی، ہندو وغیرہ سب داخل ہیں۔مشرکین مکہ بھی داخل تھے اور پکے کافر تھے۔

(2) منافق:

دوسری قسم والے کو منافق کہتے ہیں جو زبان سے "لا الہ الا اللہ" کہتا ہے مگر دل کے اندر کفر چھپاتا ہے۔ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اذا جاء ک المنفقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ منافق جب آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔واللہ یعلم انک لرسولہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں۔واللہ یشھد ان المنافقین کاذبون اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق قطعاً جھوٹے ہیں۔منافقوں کا کفر عام کافروں سے بڑھ کر ہے کیونکہ انہوں نے کفر اور جھوٹ کو جمع کیا، پھر یہ کہ انہوں نے کلمہ طیبہ لاالہ الاالله محمد رسول الله پڑھ کر کفر اور جھوٹ کا ارتکاب کیا۔

(3) زندیق:

ان منافقوں سے بڑھ کر تیسری قسم والوں کا جرم ہے کہ وہ کافر ہیں مگر اپنے کفر کو اسلام کہتے ہیں۔خالص کفر لیکن یہ اس کو اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں بلکہ قرآن کریم کی آیات سے، احادیث طیبہ سے، صحابہؓ کے ارشادات سے اور بزرگانِ دین کے اقوال سے توڑ موڑ کر اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ایسے لوگوں کو شریعت کی اصطلاح میں "زندیق" کہا جاتا ہے۔

مرتد کا حکم

چاروں فقہوں کا متفق علیہ مسئلہ ہے کہ جو شخص اسلام میں داخل ہو کر مرتد ہو جائے نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ اسلام سے پھر جائے، اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اس کو تین دن کی مہلت دی جائے، اس کے شبہات دور کرنے کی کوشش کی جائے۔اسے سمجھایا جائے اگر بات اس کی سمجھ میں آ جائے اور وہ دوبارہ اسلام میں داخل ہو جائے تو بہت اچھا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کی زمین کو اس کے وجود سے پاک کر دیا جائے۔یہ مسئلہ قتل مرتد کا مسئلہ کہلاتا ہے اور اس میں ہمارے ائمہ دین میں سے کسی کا اختلاف نہیں ہے۔تمام مہذب ملکوں، حکومتوں اور مہذب قوانین میں باغی کی سزا موت ہے اور اسلام کا باغی وہ ہے جو اسلام سے مرتد ہو جائے، اس لیے

اسلام میں مرتد کی سزا موت ہے لیکن اس میں بھی اسلام نے رعایت دی ہے کہ اگر تین دن میں سمجھ جائے، توبہ کرلے اور معافی مانگ لے تو سزا سے بچ جائیگا۔ دوسرے لوگ باغیوں کو کوئی رعایت نہیں دیتے۔ افسوس ہے کہ پھر بھی اسلام میں مرتد کی سزا پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ اگر امریکہ کے صدر کا باغی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کرے اور اس کی سازش پکڑی جائے تو اس کی سزا موت ہے اور اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن تعجب ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی پر اگر سزائے موت جاری کی جائے تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ سزا نہیں ہونی چاہیے۔ خدانخواستہ کسی کے ہاتھ میں ناسور ہو جائے تو ڈاکٹر اس کا ہاتھ کاٹ دیتے ہیں اگر انگلی میں ناسور ہو جائے تو انگلی کاٹ دیتے ہیں اور سب دنیا جانتی ہے کہ یہ ظلم نہیں بلکہ شفقت ہے کیونکہ اگر ناسور کو نہ کاٹا گیا تو اس کا زہر پورے بدن میں پھیل جائیگا۔ ناسور کے زہر سے بچانے کیلئے ناسور کو کاٹ دینا ضروری ہے اور یہی دانائی اور عقلمندی ہے۔ اسی طرح ارتداد بھی ملت اسلامیہ کے لئے ایک ناسور ہے۔ اگر مرتد کو توبہ کی تلقین کی گئی۔ اس کے باوجود اس نے اسلام میں دوبارہ آنے کو پسند نہیں کیا تو اس کا وجود ختم کردینا ضروری ہے۔ ورنہ اس کا زہر رفتہ رفتہ ملت اسلامیہ کے پورے بدن میں سرایت کر جائے گا۔ الغرض مرتد کا حکم ائمہ اربعہ کے نزدیک اور پوری امت کے علماء اور فقہاء کے نزدیک یہی ہے اور یہی عقل و دانش کا تقاضا ہے اور اسی میں امت کی سلامتی ہے۔

زندیق کا حکم

اور زندیق جو اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے پر تلا ہوا ہو، اس کا معاملہ مرتد سے بھی زیادہ سنگین ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور مشہور روایت میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کا حکم بھی مرتد کا ہے۔ یعنی اس کو موقع دیا جائے کہ وہ توبہ کرلے، اگر تین دن میں اس نے توبہ کرلی تو اس کو چھوڑ دیا جائیگا، اور اگر اس نے توبہ نہ کی تو وہ بھی واجب القتل ہے۔ پس ان حضرات کے نزدیک تو مرتد اور زندیق دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ "لا اقبل توبۃ الزندیق" میں زندیق کی توبہ نہیں قبول کروں گا اس پر سزائے موت لازماً جاری کی جائیگی۔ مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کے بارے میں اگر پتہ چل جائے کہ یہ زندیق ہے۔ اپنے کفر کو اسلام ثابت کرتا ہے اور پکڑا جائے۔ پھر کہے کہ جی! میں توبہ کرتا ہوں، آئندہ میں ایسی حرکت نہیں کروں تو اس کی توبہ کا قبول کرنا نہ کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ ہم تو اس پر قانون سزا نافذ کریں گے۔ اس کے وجود کو باقی نہیں رکھیں گے جیسے زنا کی سزا توبہ سے معاف نہیں ہوتی۔ بہر حال اس پر سزا جاری

کی جاتی ہے، چاہے آدمی توبہ ہی کرلے، یا جیسا کہ چوری کرنے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا ملتی ہے اور یہ سزا توبہ سے معاف نہیں ہوتی۔ کوئی شخص چوری کرنے اور پکڑے جانے کے بعد توبہ کرلے تب بھی اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک زندیق واجب القتل ہے اور گرفتاری کے بعد اسکی توبہ قبول نہ کی جائے گی۔ لیکن اگر کوئی زندیق از خود آکر توبہ کرلے۔ مثلاً کسی کو پتہ نہیں تھا کہ یہ زندیق ہے۔ اسی نے خود ہی اپنے زندقہ کا اظہار کیا اور اس نے توبہ بھی کی تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی۔ اسی طرح اگر یہ تو معلوم تھا کہ یہ زندیق ہے مگر اس کو گرفتار نہیں کیا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہدایت دے دی اور وہ اپنے آپ آکر تائب ہوگیا اور اپنے زندقہ سے توبہ کرلی۔ جی! میں مرزائیت سے توبہ کرتا ہوں تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی اور اس پر سزائے ارتدار جاری نہیں کی جائے گی لیکن اگر گرفتاری کے بعد توبہ کرتا ہے تو یہ توبہ قبول نہیں کی جائے گی چاہے سو دفعہ توبہ کرے۔

یہ بات اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ مرزائی زندیق ہیں کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ کافر ہیں۔ قطعاً کافر ہیں۔ جس طرح کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" میں شک نہیں کہ یہ ہمارا کلمہ ہے اور جو اس میں شک کرے وہ مسلمان نہیں۔ اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کے کافر ہونے میں بھی کوئی شک نہیں، اور جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی مسلمان نہیں۔

قادیانی کافر ہونے کے باوجود اپنے کفر کو اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جی! ہم تو "جماعت احمدیہ" ہیں۔ ہم تو مسلمان ہیں، لندن میں اپنی بستی کا نام رکھا ہے۔ "اسلام آباد" اور کہتے ہیں کہ جی ہم تو اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ جب بھی کسی مسلمان سے بات کرتے ہیں تو یہ کہہ کر دھوکا دیتے ہیں کہ جی! مولوی تو ویسے ہی باتیں کرتے ہیں، دیکھو ہم نماز پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، یہ کرتے ہیں، وہ کرتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں۔ جی! ہمارے تو شرائط بیعت میں لکھا ہوا ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ میں صدق دل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہوں۔

لہٰذا مرزائی زندیق ہیں کیونکہ وہ اپنے کفر پر اسلام کو ڈھالتے ہیں۔ وہ شراب اور پیشاب پر نعوذ باللہ زمزم کا لیبل چپکاتے ہیں۔ وہ کتے کا گوشت حلال ذبیحہ کے نام فروخت کرتے ہیں۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور یہ مسلمانوں کا وہ عقیدہ ہے جس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لوگو! میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو"۔

دو سو سے زیادہ احادیث ایسی ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف عنوانات سے، مختلف طریقوں سے، مختلف اسلوبوں سے، مختلف انداز سے ختم نبوت کا مسئلہ سمجھایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی۔

آخری نبی یا خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کے سر تاج نبوت نہیں رکھا جائے گا۔ اب کوئی شخص نبوت کی مسند پر قدم نہیں رکھے گا۔ جو پہلے نبی بنا دیئے گئے۔ ان پر تو ہمارا پہلے سے ایمان ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی شخص خلعت نبوت سے سرفراز نہیں ہوگا اور نہ امت کو ایسے نبی پر ایمان لانا ہوگا۔ الغرض خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے نبیوں کی آمد بند ہوگئی۔ ان پر مہر لگ گئی۔ اب کوئی کسی قسم کا نبی نہیں بنے گا۔ لفافہ بند کر کے لفافے پر مہر لگا دیتے ہیں۔ جس کو "سیل کرنا" کہتے ہیں۔ ختم کے معنی "سیل کر دینا" ہے۔ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ کی آمد سے نبیوں کی فہرست سیل (Seal) کر دی گئی ہے۔ اب نہ تو اس کی فہرست سے کسی کو نکالا جا سکتا ہے اور نہ اس میں کسی اور کا نام داخل کیا جا سکتا ہے۔

لیکن قادیانی مرزائی تحریف کرتے ہیں کہ خاتم النبیین کا یہ مطلب نہیں کہ آپ آخری نبی ہیں، نہ یہ کہ آپ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ آئندہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہر سے نبی بنا کریں گے۔ پہلے نبوت اللہ تعالیٰ خود دیا کرتے تھے لیکن اب یہ محکمہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مہریں لگائیں اور نبی بنائیں۔ ٹھپا لگتا ہے اور نبی بنتا ہے (حماقت تو دیکھئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹھپے سے چودہ سو سال کی امت میں نبی بنا بھی تو صرف ایک، اور وہ بھی بھینگا اور ٹنڈا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہر نے صرف ایک نبی بنایا اور وہ بھی صرف ایک قادیانی دجال۔ نعوذ باللہ)

یہ ہے زندقہ، کہ نام اسلام کا لیتے ہیں، لیکن اپنے کفریہ عقائد پر قرآن کریم کی آیات کو ڈھالتے ہیں۔ اور اپنے بہت سے کفریہ عقائد کو یہ اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں۔ یہ خنزیر اور کتے کا گوشت بیچتے ہیں مگر حلال و ذبیحہ کہہ کر، اور شراب بیچتے ہیں مگر زمزم کا لیبل چپکا کر۔ اگر یہ لوگ اپنے دین و مذہب کو اسلام کا نام نہ دیتے بلکہ صاف صاف کہہ دیتے کہ ہمارا اسلام سے کوئی تعلق نہیں تو ہمیں ان کے بارے میں اس قدر متفکر ہونے کی ضرورت نہ ہوتی۔

قادیانیوں کو یہ حق آخر کس نے دیا ہے کہ وہ غلام احمد قادیانی کو نبی اور رسول سمجھیں اور پھر اسلام کا دعویٰ بھی

کریں؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ کو منسوخ کر کے اس کی جگہ مرزا غلام احمد قادیانی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اس کا کلمہ جاری کرائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی (قرآن کریم) کے بجائے مرزا کی وحی (تذکرہ) کو واجب الاتباع اور مدار نجات قرار دیں اور پھر ڈھٹائی کے ساتھ یہ بھی کہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور غیر احمدی کافر ہیں۔

مرزا بشیر احمد لکھتا ہے۔ "ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا ہے۔ پر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (کلمۃ الفصل صفحہ 110)

قادیانی دعوے کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دو دفعہ دنیا میں آنا مقدر تھا۔ پہلی دفعہ آپ مکہ مکرمہ میں آئے اور آپ کی یہ بعثت تیرہ سو سال تک رہی۔ چودھویں صدی کے شروع میں آپ مرزا قادیانی کے روپ میں قادیان میں دوبارہ مبعوث ہوئے۔ اس لئے ان کے نزدیک غلام احمد قادیانی خود محمد رسول اللہ ہے اور کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ سے مرزا مراد لیتے ہیں۔

چنانچہ مرزا بشیر احمد لکھتا ہے۔ "مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہیں جو اشاعت اسلام کیلئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی" (کلمۃ الفصل صفحہ 158)۔ گویا "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے معنی ان کے نزدیک ہیں "لا الہ الا اللہ مرزا رسول اللہ" (نعوذ باللہ) جو دوبارہ قادیان میں آیا ہے۔

کہنا یہ ہے کہ انہوں نے نبی الگ بنایا، قرآن الگ بنایا (جس کا نام "تذکرہ" ہے اور جس کی حیثیت مرزائیوں کے نزدیک وہی ہی جو مسلمانوں کے نزدیک توریت، زبور، انجیل اور قرآن کریم کی ہے)، امت الگ بنائی، شریعت الگ بنائی، کلمہ الگ بنایا، وہ اپنے دین کا نام اسلام رکھتے ہیں۔۔۔۔ اور ہمارے دین کا نام کفر رکھتے ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین قادیانیوں کے نزدیک (نعوذ باللہ) کفر ہو گیا اور مرزا کا دین ان کے نزدیک اسلام ہے۔ ہم قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ تم ہمیں جو کافر کہتے ہو، ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی کس بات کا انکار کیا ہے؟ کیا مرزا کے آنے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین کفر بن گیا؟ مرزا سے پہلے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین اسلام کہلاتا تھا اور اس کے ماننے والے مسلمان کہلاتے ہیں۔ لیکن مرزا آیا اور اس کی سبز قدمی سے محمد رسول اللہ کا دین کفر بن گیا اور اس کے ماننے

والے کافر کہلائے۔(العیاذ باللہ)
اس سے بڑھ کر غضب کیا ہو سکتا ہے؟ مرزا کے دو جرم ہوئے۔ ایک یہ کہ نبوت کا دعویٰ کر کے ایک نیا دین ایجاد کیا اور اس کا نام اسلام رکھا۔ دوسرا جرم یہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو کفر کہا۔ مرزا کے دین کے ماننے والے مسلمان اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ان کے نزدیک کافر۔۔۔۔ مجھے بتایئے کہ کیا کسی یہودی نے، کسی عیسائی نے، کسی ہندو سکھ نے، کسی چوہڑے چمارنے، کسی پارسی مجوسی نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہے؟ اب تو آپ کی سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا کفر کس قدر بدترین ہے۔ اور یہ دنیا بھر کے کافروں سے بدتر کافر ہیں۔

یہ زندیق ہیں جو اسلام کو کفر اور کفر کو اسلام کہتے ہیں اور شریعت کے مطابق زندیق واجب القتل ہوتا ہے۔ یہ قادیانیوں کے ساتھ حکومت پاکستان کی رعایت ہے کہ ان کو زندہ رہنے کا حق دیا ہے۔ یہ دنیا میں شور مچاتے ہیں کہ پاکستان میں ہم پر ظلم ہو رہا ہے۔ یہ حکومت پاکستان کی شرافت سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ حکومت نے ان پر کوئی پابندی نہیں لگائی۔ ان کو صرف یہ کہا کہ تم محمد رسول اللہ کے دین کو کفر اور اپنے دین کو اسلام نہ کہو۔ قادیانیوں پر اس سے زیادہ اور کوئی پابندی نہیں لگائی۔ شریعت کے فتویٰ سے تم واجب القتل ہو۔ حکومت پاکستان نے تمہیں رعایت دے رکھی ہے۔ تم پاکستان میں بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہو۔ اس کے باوجود کبھی اقوام متحدہ میں، کبھی یہودیوں اور عیسائیوں میں اور نہ معلوم کن کن لوگوں کی عدالتوں میں تم فریاد کرتے ہو کہ حکومت پاکستان نے ہمارے حقوق غصب کر لیے ہیں۔ حکومت پاکستان نے تمہارے کیا حقوق غصب کر لیے؟ ہم نے تمہارا کیا قصور کیا ہے؟ پاکستان کی حکومت نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟ تم سے صرف یہ کہا گیا ہے کہ کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ہمارا ہے۔ ہم کیسے اجازت دے سکتے ہیں؟ کہ تم مرزا کانے کو محمد رسول اللہ کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کرو؟ ہم کیسے اجازت دے سکتے ہیں؟ کہ تم اپنے کفر اور زندقہ کو اسلام کے نام سے پھیلاؤ؟ تم کلمہ پڑھ کر مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہو۔ تمہارے منہ سے "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے منافقانہ الفاظ ادا کرنا ہمارے کلمہ طیبہ کی توہین ہے۔ ہمارے نبی کی توہین ہے، ہمارے اسلام کی توہین ہے، ہم تمہیں اس توہین کی اجازت کس طرح دیں؟ لہٰذا یہ زندیق ہیں اور زندیق بھی مرتد کی طرح واجب القتل ہوتا ہے۔

مرتد اور اس کی نسل کا حکم

اب میں ایک اور مسئلہ کا ذکر کرتا ہوں۔ اصول یہ ہے کہ مرتد کو تین دن کی مہلت کے بعد قتل کر دیا جاتا ہے لیکن مرتدوں کی ایک جماعت بن جائے، ایک پارٹی بن جائے اور اسلامی حکومت ان پر قابو نہ پا سکے، اس لیے وہ قتل نہ کئے جاسکیں اور رفتہ رفتہ اصل مرتد مرکھپ جائیں اور ان مرتدوں کی نسل جاری ہو جائے۔ مثال کے طور پر کسی بستی کے لوگوں نے متفقہ طور پر عیسائیت قبول کر لی (نعوذ باللہ) اب کسی نے ان کو پکڑ کر قتل نہیں کیا یا وہ پکڑ میں نہیں آسکے۔ اس کے بعد یہ لوگ جو خود عیسائی بنے تھے مر کر ختم ہو گئے۔ پیچھے ان کی نسل رہ گئی جو خود مسلمان سے عیسائی نہیں ہوئی تھی بلکہ انہوں نے اپنے آباؤ اجداد سے عیسائی مذہب لیا تھا۔ مرتد کی اولاد کو حبس وضرب کے ساتھ اسلام لانے پر مجبور کیا جائے گا مگر قتل نہیں کیا جائے گا کیونکہ مرتد کی اولاد مرتد نہیں وہ سادہ کافر ہے۔

زندیق مرزائی اور اس کی نسل کا حکم

لیکن قادیانیوں کی سو نسلیں بھی بدل جائیں تو ان کا حکم زندیق اور مرتد کا رہے گا۔ سادہ کافر کا حکم نہیں ہوگا کیوں؟ اس لیے کہ ان کا جو جرم ہے یعنی کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر کہنا، یہ جرم ان کی آئندہ نسلوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ الغرض قادیانی جتنے بھی ہیں خواہ وہ اسلام چھوڑ کر مرتد ہوئے ہوں، قادیانی زندیق بنے ہوں یا وہ ان کے بقول "پیدائشی احمدی" ہوں قادیانیوں کے گھر میں پیدا ہوئے ہوں اور یہ کفران کو ورثے میں ملا ہو، ان سب کا ایک ہی حکم ہے یعنی مرتد اور زندیق کا......کیونکہ ان کا جرم صرف یہ نہیں کہ وہ اسلام کو چھوڑ کر کافر بنے ہیں بلکہ ان کا جرم یہ ہے کہ دین اسلام کو کفر کہتے ہیں۔ اور اپنے دین کفر کو اسلام کا نام دیتے ہیں۔ اور یہ جرم ہر قادیانی میں پایا جاتا ہے۔ خواہ وہ اسلام چھوڑ کر قادیانی بنا ہو یا پیدائشی قادیانی ہو......اس مسئلہ کو خوب سمجھ لیجئے۔ بہت سے لوگوں کو قادیانیوں کی صحیح حقیقت معلوم نہیں۔

میرا اور آپ کا ہر مسلمان کا فرض کیا ہونا چاہیے؟ قادیانیت نے ہمارا رشتہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹنے کی کوشش کی ہے۔ وہ ہمیں کافر کہتے ہیں۔ حالانکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو مانتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دین جس کو ہم مانتے ہیں، وہ تو کفر نہیں ہوسکتا۔ جو شخص ہمیں کافر کہتا ہے۔ وہ ہمارے دین کو کفر کہتا ہے۔ وہ ہمارا رشتہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹتا ہے۔ وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ سب ناجائز اولاد ہیں۔

اب مسلمانوں کی غیرت کا تقاضا کیا ہونا چاہیے؟ ہماری غیرت کا اصل تقاضا تو یہ ہے کہ دنیا میں ایک قادیانی

بھی زندہ نہ بچے۔ پکڑ پکڑ کر خبیثوں کو ماردیں۔ یہ میں جذباتی بات نہیں کر رہا بلکہ حقیقت یہی ہے۔ اسلام کا فتویٰ یہی ہے۔ مرتد اور زندیق کے بارے میں اسلام کا قانون یہی ہے مگر یہ دارو گیر حکومت کا کام ہے۔ ہم انفرادی طور پر اس پر قادر نہیں۔ اس لیے کم از کم اتنا تو ہونا چاہیے کہ ہم قادیانیوں سے مکمل قطع تعلق کریں۔ ان کو اپنی کسی مجلس میں، کسی محفل میں برداشت نہ کریں۔ ہر سطح پر ان کا مقابلہ کریں اور جھوٹے کو اس کی ماں کے گھر تک پہنچا کر آئیں۔

الحمدللہ ہم نے جھوٹے کو اس کی ماں کے گھر تک پہنچا دیا ہے۔ برطانیہ قادیانیوں کی ماں ہے۔ جس نے ان کو جنم دیا۔ اب انکا گرو مرزا طاہر اپنی ماں کی گود میں جا بیٹھا ہے اور وہاں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو للکار رہا ہے۔ یورپ، امریکہ، افریقہ کے وہ بھولے بھالے مسلمان جو نہ پوری طرح اسلام کو سمجھتے ہیں۔ نہ ان کو قادیانیت کی حقیقت کا علم ہے۔ وہ قادیانیت کو نہیں جانتے ہیں کہ وہ کیا ہے؟ ان کو اہل علم کے پاس بیٹھنے کا بھی موقع نہیں ملتا۔ ہمارے ان بھولے بھائیوں کو قادیانی، مرتد بنانے کا فیصلہ کر چکے ہیں اور وہ اس کا اعلان کر رہے ہیں۔ اس کے لیے اربوں کھربوں کی میزانیے بنا رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ”عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت“ نے بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا پوری دنیا میں بلند کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ جس طرح پاکستان میں قادیانیوں کی حقیقت کھل چکی ہے اور وہ مسلمانوں سے کاٹے جا چکے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز پوری دنیا میں، دنیا کے ایک حصے میں قادیانیوں کی قلعی کھل کر رہے گی۔ ایک وقت آئیگا کہ پوری دنیا اس حقیقت کو تسلیم کرے گی کہ مرزائی مسلمان نہیں بلکہ یہ اسلام کے غدار ہیں۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غدار ہیں۔ پوری انسانیت کے غدار ہیں۔ انشاء اللہ پوری دنیا میں قادیانیت کے خلاف تحریک چلے گی اور آخری فتح محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی ہوگی اور انکی قربانیاں رنگ لائیں گی اور قادیانی ناسور کو جسدِ ملت سے کاٹ کر الگ کر دیا جائیگا۔ انشاء اللہ پوری دنیا میں دیر سویر یہی ہوگا۔ الحمدللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے عالمی سطح پر کام شروع کیا ہوا ہے۔ میں ہر اس مسلمان سے، جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا خواستگار ہے، یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ ختم نبوت کے جھنڈے کو پورے عالم میں بلند کرنے کے لیے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے بھرپور تعاون کرے اور تمام مسلمان قادیانیوں، مرزائیوں کے بارے میں ایمانی ودینی غیرت کا مظاہرہ کریں۔ ہر مسلمان اس سلسلے میں جو قربانیاں پیش کر سکتا ہے وہ پیش کرے۔

وآخر دعوانا ان الحمد اللہ رب العلمین.

ردِ قادیانیت

قادیانی ارتداد پھیلانے کے لئے اربوں روپے کی رقم خرچ کر رہے ہیں اور کفر و ارتداد پر مبنی لٹریچر کثیر تعداد میں چھپوا کر پوری دنیا میں تقسیم کر رہے ہیں۔ قادیانی ہمارے نوجوانوں کو دامِ فریب میں پھنسا کر مرتد بنا رہے ہیں۔ اس خطرناک صورت حال سے نمٹنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عاشقوں سے پر زور اپیل کی جاتی ہے کہ وہ ردِ قادیانیت پر مشتمل لٹریچر چھپوا کر مفت تقسیم کرنے کے لئے **مرکز سراجیہ** سے رابطہ کریں تاکہ امت مسلمہ کی نئی نسل فتنہ قادیانیت سے آگاہ ہو سکے اور کسی کی متاعِ ایمان نہ لٹ سکے۔

عطیات کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 82-1246 بنام مرکز سراجیہ ٹرسٹ HBL فیکٹری ایریا گلبرگ میں بھیجیں

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ

ان کی مصنوعات اور شیزان کا بائیکاٹ کرنا ہر عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا دینی و ملی فریضہ ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو حشر کی ہولناکیوں میں شافع محشر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے (آمین)

اے مسلمان! جب تو کسی قادیانی سے ملتا ہے
تو گنبدِ خضریٰ میں دلِ مصطفیٰ ﷺ دکھتا ہے

7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بناء پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ 26 اپریل 1983ء کو حکومت پاکستان نے قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے، اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے اور قادیانیت کی تبلیغ کرنے سے روک دیا۔ اگر کوئی قادیانی ایسا کرتا نظر آئے تو تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298/C کے تحت ثبوت اور معززین علاقہ کے ہمراہ تھانہ میں جا کر ان کے خلاف مقدمہ درج کروائیں۔ یہ آپ کا قانونی اور مذہبی فریضہ ہے۔

مرکز سراجیہ گلی نمبر 4، اکرم پارک غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور فون: 5877456
www.endofprophethood.com markazsirajia@hotmail.com

تحفظ ختم نبوت اور ردِ قادیانیت کے موضوعات پر ہر قسم کا لٹریچر مندرجہ بالا پتہ پر خط لکھ کر مفت حاصل کریں نیز حوالہ جات کی تصدیق کے لیے رابطہ کریں